پھلنے پھولنے نہ دیا۔ ان کی رحلت کے بعد بھی ہم دوست ملک چین کے اردو شاعر جناب چانگ شیوآن کے الفاظ میں کہہ سکتے ہیں،

خزاں گزیدہ چمن میں بہار باقی ہے
کہ تخمِ گل پہ مرا اعتبار باقی ہے

(پروفیسر میاں انعام الرحمٰن)

مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت

ملت اسلامیہ پاکستان کے راہنما اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا محمد اعظم طارقؒ بھی اپنے پیش رووں کی طرح جامِ شہادت نوش کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے قتل کا سانحہ نہ صرف ان کے خاندان اور ان کی جماعت کے کارکنوں کے لیے ایک عظیم صدمے کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ ملک کے وہ تمام سنجیدہ وفہمیدہ عناصر بھی اس حادثے پر غم زدہ ہیں جو وطن عزیز میں شیعہ سنی کشیدگی، فرقہ وارانہ قتل وغارت اور امن وامان کی صورت حال پر پہلے ہی خون کے آنسو رو رہے ہیں۔

اس سانحے نے شیعہ سنی تعلقات کے حوالے سے مولانا حق نواز جھنگوی شہید اور ان کے جانشینان کی اختیار کردہ پالیسی کے متعلق ان سوالات کی اہمیت کو ایک دفعہ پھر اجاگر کر دیا ہے جن پر غور وفکر کی دعوت خود سنجیدہ دیوبندی حلقے سراً وعلانیۃً آغاز ہی سے دیتے چلے آ رہے ہیں۔ اہل تشیع کی جانب سے امہات المومنین اور اکابر صحابہ کرام کے خلاف نازیبا اور اخلاق سے گری ہوئی زبان کا استعمال ایک حقیقت واقعہ ہے، چنانچہ کالعدم سپاہ صحابہ یا اس کی جانشین ملت اسلامیہ پاکستان نے صحابہ کرام کی عظمت وناموس کے تحفظ کے جس مشن کا علم اٹھایا ہے، اس کے جائز اور مبنی برحق میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس صورت حال کے تدارک کے لیے جو حکمت عملی اختیار کی گئی، کیا اس کو وضع کرتے وقت ان آثار ونتائج کا پیشگی جائزہ لے لیا گیا تھا جو، بہر حال، سامنے آنے تھے؟ اور اگر پیشگی ایسا نہیں کیا جا سکا تو کیا پیش آمدہ حالات وواقعات یہ بتانے کے لیے کافی نہیں کہ یہ حکمت عملی حصول مقصد کے لیے کسی بھی طرح سے مفید نہیں بلکہ الٹا غیر مطلوب نتائج پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہے؟

اگرچہ قرائن وشواہد یہ بتاتے ہیں کہ مولانا جھنگوی شہید اور ان کے جانشینوں کو اس متشددانہ حکمت عملی کے منفی اثرات نے اس پر نظر ثانی کرنے اور ایک زیادہ قابل عمل، پرامن اور نتیجہ خیز طریقہ کار اپنانے کے لیے ذہنی طور پر بڑی حد تک آمادہ کر دیا تھا، لیکن تشدد اور نفرت کی آگ ایسی ہے کہ اس کو ایک دفعہ بھڑکا دیا جائے تو پھر یہ آگ لگانے والوں کے بس میں نہیں رہتی بلکہ خود انہیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ مولانا اعظم طارق شہید کے جانشینوں میں اس سوال پر غور کرنے کی ضرورت کا احساس کس حد تک پایا جاتا ہے، لیکن اس بات میں کسی شک وشبہے کی گنجائش نہیں کہ اس سوال کا سامنا کرنے ہی میں ان کے مشن کی کامیابی اور قومی وملی مفادات کے تحفظ کا راز پوشیدہ ہے۔

(عمار ناصر)

مولانا عزیز الرحمٰن ہزارویؒ کا انتقال

ممتاز عالم دین استاذ العلما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزارویؒ گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا مرحوم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے بالکل ابتدائی زمانے کے فضلا میں سے تھے اور بعد میں ایک عرصہ تک اسی ادارے میں تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 'الشریعۃ' کے رئیس التحریر مولانا زاہد الراشدی، مدرسہ نصرۃ العلوم کے استاذ الحدیث مولانا عبد القدوس قارن اور دیگر متعدد اساتذہ وعلما کو ان سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ مولانا مرحوم کافی عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ ان کے دو بھائیوں کی وفات کا صدمہ، جو گزشتہ چند ماہ کے عرصے میں ہی دنیائے فانی سے رخصت ہوئے، ابھی تازہ تھا کہ اعزہ اور رفقا کو ان کی جدائی کا صدمہ بھی سہنا پڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا مرحوم اور ان کے برادران کی مغفرت فرمائیں، ان کے درجات بلند فرمائیں اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین

ڈاکٹر غلام محمد کو صدمہ

جمعیۃ علماء اسلام (س) پنجاب کے نائب امیر ڈاکٹر غلام محمد کی والدہ محترمہ اور بیٹی گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ملک بھر سے بالمشافہہ یا بذریعہ خط ان کے تعزیتی پیغامات بھیجے ہیں۔ (ادارہ)

شبیر احمد خان میواتی کو صدمہ

ماہنامہ ''الشریعۃ'' کی مجلس ادارت کے رکن شبیر احمد میواتی صاحب کے برادر محترم حافظ محمد یعقوب صاحب گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پر کچھ عرصہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا اور وہ متعدد ہسپتالوں میں زیر علاج رہے، لیکن بیماری آخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ قارئین سے مرحوم کے لیے مغفرت اور پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گزارش ہے۔